احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 15 جنوری 2003ء

بدھ 15 جنوری 2003ء 11 ذیقعد 1423 ہجری 15 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 13

علاج کے لئے ہدایات

حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا ہم علاج معالجہ کیا کریں تو آپ نے فرمایا بیماری کا علاج ضرور کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے دوا مقرر کی ہے کوئی اسے جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حرام کو چھوڑ کر ہر دوا استعمال کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الرجل یتداوی حدیث نمبر 3357 وباب الادویۃ المکروھۃ حدیث نمبر 3376)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہئے (۔) حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے جھٹ قبضہ کر لے اس میں ہمارا یہ منشا نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے۔ ہندی، جاپانی، یونانی، انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے (۔) تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں...... (۔) حکیم تجربہ سے بنتا ہے اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھانے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے کیونکہ قضا و قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ (۔) (الانعام: 91) ان کی ہدایت کی پیروی کر یعنی تمام گزشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کر لے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گزشتہ نبیوں اور ولیوں میں جس قدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتداء کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے چاہئے کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کر لے۔ ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض متن کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانے میں موجود تھی۔ جن میں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 508)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2002ء کا فائنل رزلٹ

مورخہ 31 دسمبر تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔

پری انجینئرنگ وقاص منصور صاحب ابن منصور احمد انجم ہاشمی صاحب حاصل کردہ نمبر 919 فیڈرل بورڈ

پری میڈیکل مکرمہ عبتہ الوحید صاحبہ بنت پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب حاصل کردہ نمبر 926 فیڈرل بورڈ

جنرل گروپ مکرمہ خسمہ ماریہ صاحبہ بنت الطاف احمد گوندل صاحب حاصل کردہ نمبر 908 گوجرانوالہ بورڈ۔

(نظارت تعلیم)

نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

فیصل آباد بورڈ کے زیر اہتمام سالانہ ضلعی مقابلہ جات 2003ء منعقدہ جھنگ میں نصرت جہاں اکیڈمی کے کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مقابلہ جات میں دوئم پوزیشن حاصل کی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

بیڈمنٹن سنگل اسامہ شمیم

بیڈمنٹن ڈبل سعود آصف + اسامہ شمیم

ٹیبل ٹینس سنگل حامد احمد طاہر

ٹیبل ٹینس ڈبل عثمان احمد + حامد احمد طاہر

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

سردی میں گھاس و پودوں کی حفاظت

موجودہ موسم کی شدت کے پیش نظر جن گھروں میں گھاس اور پودے لگے ہیں۔ اگر انہیں صبح دس بجے کے قریب شاور سے پانی سے نہلا دیا جائے تو دھند (کہر) کے بداثرات سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

(گلشن احمد نرسری)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1957ء ③

	مارچ	مہتہ عبدالخالق صاحب کو حکومت مشرقی پاکستان کی طرف سے مشیر احمدیات مقرر کیا گیا۔
29	مارچ	وزیر اعلیٰ آندھرا پردیش بھارت سے احمدیہ وفد کی ملاقات اور لٹریچر کا تحفہ۔
23	اپریل	حضرت ماسٹر خیر الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء)
	اپریل	اشاعت سے قبل تفسیر صغیر پر حضور نے نظر ثانی کا کام رمضان المبارک میں مکمل کرلیا۔
8 مئی تا 16 ستمبر		حضور کا سفر نخلہ
13 مئی تا 15 جون		حضور نے تفسیر صغیر کے مسودہ پر نظر ثالث فرمائی۔
24	مئی	حضرت چوہدری احمد دین صاحب گجراتی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء)
24	مئی	حضرت مرزا مولا بخش صاحب لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1904ء)
27	مئی	جماعت میں پہلا با قاعدہ یوم خلافت منایا گیا۔
	مئی	مشرقی افریقہ سے ماہانہ انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کا اجراء ہوا۔
یکم	جون	رسالہ تشحیذ الاذہان اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ترجمان کی حیثیت سے شائع ہونے لگا۔
9	جون	حضرت مولوی رحمت علی صاحب پھیروچیچی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1901ء)۔ آپ پھیروچیچی کے پہلے احمدی تھے۔
22	جون	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہمبرگ کی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ حضور کے نمائندہ مرزا مبارک احمد صاحب تھے جنہوں نے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔
22	جون	حضرت پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1892ء)۔
27	جون	حضرت مولوی غلام رسول صاحب چانگریاں ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1901ء)
29	جون	مولوی محمد احمد صاحب کی کوہاٹ میں شہادت۔
7	جولائی	جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کا الحاق ہوا۔ اور حضور نے سید داؤد احمد صاحب کو جامعہ احمدیہ کا پرنسپل مقرر فرمایا۔
9	جولائی	خطبہ عید الاضحیٰ میں حضور نے وقف جدید کی سکیم کا اجمالاً ذکر کیا اور تفاصیل جلسہ سالانہ پر بیان فرمائیں۔ ابتداء میں سات آدمیوں نے زندگیاں وقف کیں۔

دل شاد کر دیئے ہیں ہمارے

آنکھیں لگائے لوگ ہیں سارے ترے لئے
بیٹھے ہوئے ہیں ہجر کے مارے ترے لئے

مت پوچھ کس طرح سے کٹے ہیں یہ رات دن
تڑپے ہیں ہم اے جان سے پیارے ترے لئے

اک ہم ہی تیرے درد میں گریہ کناں نہیں
روتے رہے ہیں چاند ستارے ترے لئے

لیکن خدا کا شکر ہے اس نے کرم کیا
دل شاد کر دیئے ہیں ہمارے ترے لئے

قربان جائیں خالقِ ارض و سما پہ ہم
اونچے کئے ہیں جس نے منارے ترے لئے

تیری مدد کو آئے فرشتے زمین پر
مالک نے آسماں سے اتارے ترے لئے

تیری خوشی کے واسطے ربِ جمال نے
قوسِ قزح کے رنگ نکھارے ترے لئے

تو مرکزِ نگاہِ خلائق ہے میری جاں
باغِ نگاہ میں ہیں اشارے ترے لئے

پیغام تیرا مشرق و مغرب کو ہے محیط
پھیلا دیئے زمیں نے کنارے ترے لئے

ہم صید گاہِ عشق میں تیرا شکار ہیں
یہ جسم و جان و دل ہیں ہمارے ترے لئے

باغِ سخن میں اب کے سماں ہی کچھ اور ہے
ہے کلکِ شوق رقص میں پیارے ترے لئے

عبدالکریم خالد

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تخلیق کائنات کے بارہ میں مختلف مذاہب کے نظریات

قرآن کی ابدی سچائیوں کی تصدیق جدید سائنس کر رہی ہے

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب

[illegible]

انسان کی فطرت میں تجسس کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اسی کرید کے ہاتھوں مجبور ہو کر انسان قدیم زمانے سے ہی کائنات کے آغاز کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ وہ اپنے پاؤں تلے زمین کو دیکھتا، اپنے اوپر فضا پر نظر ڈالتا، چاند سورج اور ستاروں کو تکتا اور اپنی انکل سے معلوم کرنے کی کوشش کرتا کہ یہ سب کچھ کیسے بنا؟ اور اس کو بنانے والا کون ہے؟ ہزاروں برس قبل سانس لینے والا انسان بھی اپنے ذہن میں ان سوالات کو الٹتا پلٹتا رہتا تھا اور اس جدید دور کا سائنسدان بھی اپنے علم، آلات اور مصنوعی سیاروں کی مدد سے اس گتھی کو سلجھانے میں لگا ہوا ہے۔

قدیم مذاہب میں تخلیق کا ذکر

قدیم یونانی تہذیب نے اپنے دور کے لحاظ سے علم وادب میں بہت ترقی کی تو اس سوال کو حل کرنے کی کوشش کی۔ ان کے مطابق ہر طرف بے ترتیبی تھی اور اس بے ترتیبی میں سے ایک دیوی یوری نوم (Eurynome) کا وجود نمودار ہوا۔ پھر ایک سانپ کی تخلیق ہوئی۔ اس دیوی نے ایک فاختہ کا روپ دھار لیا اور ایک انڈا دیا۔ اس سانپ نے اس انڈے کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا اور جب یہ انڈا ٹوٹا تو اس میں سے زمین، چاند، سورج اور ستارے نمودار ہوئے۔ پھر وہ دیوی اور سانپ اولمپس کے پہاڑ پر جا کر رہنے لگے۔ لیکن سانپ کو یہ زعم ہو گیا کہ یہ عالم اس نے بنایا ہے۔ اس پر اس دیوی نے ناراض ہو کر اس سانپ کو ایک اندھیرے غار میں دھکیل دیا۔ ہومر (Homer) نے اپنی تصنیف الیاڈ (Iliad) میں انہی خیالات کو جگہ دی۔ لوگ اس کہانی کو ادبی چاشنی اور تاریخی اہمیت کی وجہ سے پڑھتے ہیں اور سر دھنتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ ان کو کوئی مان نہیں سکتا۔

(The Greek Myths by Robert Graves Vol 1 Page 27)

مصری تہذیب میں تذکرہ

ہزاروں سال پہلے کے مصری کارخانہ قدرت سے مرعوب ہوئے تو انہیں یہ سب کچھ دیوتاؤں کا کرشمہ نظر آیا۔ ان کے مطابق پہلے یہ عالم پانی کے ایک ہیولے کی صورت میں موجود تھا۔ پہلا دیوتا نوت (Nut) تھا اس نے ایک اور دیوتا را (Ra) کو جنم دیا۔ یہ نیا دیوتا اپنے بنانے والے سے بھی زیادہ طاقتور نکلا۔ اس نے مختلف دیوتاؤں اور دیگر مخلوق کو پیدا کیا۔ ایک دیوتا نے زمین کا روپ دھار لیا۔ ایک دیوتا ہوا بن گیا اور ایک دیوی نے آسمان بن کر زمین کے اوپر چھتری تان لی۔ اس وقت را، زمین پر رہ کر حکومت کیا کرتا تھا۔ جب وہ بوڑھا ہوا تو کچھ لوگ اس پر نکتہ چینی کرنے لگے۔ وہ انسانوں کی اس بدتہذیبی پر اتنا خفا ہوا کہ زمین چھوڑ کر آسمان پر چلا گیا اور اب وہیں سے اپنی مخلوق کو تکتا رہتا ہے۔ ان کے مطابق آسمان پر چمکنے والا سورج ''را'' دیوتا ہی ہے۔ خیر یہ تہذیب بھی مٹ گئی۔ ''را'' کے پجاری بھی رخصت ہوئے۔ البتہ اس دیوتا کے مجسمے عجائب گھروں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ ان مجسموں کا دھڑ انسان کا ہے اور سر کسی پرندے کا۔ لوگ ان کو دیکھنے جاتے ہیں۔ البتہ پوجنے کے لئے کوئی نہیں جاتا۔ انسان کا ذہن اب اس سطح سے آگے نکل چکا ہے۔

(Ancient Egypt Myth and History Page 34-41)

بابلی تہذیب کا نظریہ

آج سے ہزاروں برس قبل بابل کی تہذیب نے عروج حاصل کیا۔ اور اپنے دور میں علم میں بھی ترقی حاصل کی۔ چاند، سورج اور ستاروں کے سامنے سر جھکایا اور بتوں کے سامنے اپنی کمریں دہری کیں۔ اس قوم نے بھی اس عالم کی پیدائش کے مسئلے پر طبع آزمائی کی تو نتیجہ یہ نکالا کہ کائنات کی پیدائش کا عمل دیوتاؤں کی باہمی چپقلش کے ساتھ وابستہ ہے۔ پہلے اپسو (Apsu) دیوتا اور قیامت دیوی موجود تھے۔ پھر انہوں نے بہت سے دیوتا پیدا کئے۔ لیکن ان نومولود دیوتاؤں نے اتنا شور شرابہ کیا کہ ان کو بنانے والا بھی تنگ آ گیا۔ چنانچہ ایک وزیر سے مشورہ کر کے یہ ٹھانی کہ ان سب کو مار دیا جائے لیکن ان دیوتاؤں کو پہلے سے خبر ہو گئی۔ نتیجۃً جادو اور حکمت سے اپسو کو مار دیا گیا۔ اس کی لاش نے ساکن سمندر کا روپ دھار لیا۔ اب اس کا بدلہ لینے کے لئے قیامت دیوی نکلی تو سب کو جان کے لالے پڑ گئے۔ سب نے مل کر مردوک دیوتا کو بادشاہ بنایا اور اس کا امتحان یوں کیا کہ ستاروں کا ایک سلسلہ بنا کر مردوک سے فرمائش کی کہ اس کو غائب کر کے پھر وجود میں لا کر دکھائے۔ اس نے یہ بھی کر دکھایا۔ قصہ مختصر یہ کہ اس جنگ میں آخر مردوک کی فتح ہوئی۔

(Babylon by Joan Dates Page 169)

بابل کے لوگوں کے مطابق کائنات کی تخلیق اس ترتیب سے ہوئی تھی۔ خدا کی ذات اور کائنات کا مادہ ازل سے موجود تھا لیکن سب کچھ بے ترتیبی اور تاریکی کی حالت میں تھا۔ پھر دیوتاؤں سے روشنی پیدا ہوئی، پھر آسمان بنا۔ اس کے بعد خشک زمین وجود میں آئی اور آخر میں آسمان پر سورج، چاند اور ستارے بنائے گئے۔

(The Cambridge Companion to the Bible Page 44)

آج ہم ان قصوں پر ہنس سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو وہم پرست کہہ سکتے ہیں، ان کے مذاہب کو ضعیف الاعتقادی کا نام دے سکتے ہیں لیکن یہ سب قومیں اپنے اپنے وقت میں عروج پر تھیں۔ اور انہیں اپنے عقائد و روایات پر اتنا ناز تھا کہ یونان کے عقلمندوں نے اختلاف پر سقراط کو زہر کا پیالہ پلا دیا، مصر کے فرعون نے حضرت موسیٰ کا پیغام سن کر اپنی قوم کو کہا کہ تمہارا مذہب اتنا اعلیٰ ہے اور یہ شخص اس کو تباہ کرنا چاہتا ہے (سورۃ طٰہٰ:64) اور بابل کی تہذیب سے وابستہ کچھ لوگوں نے جب حضرت ابراہیمؑ کے منہ سے توحید کا پیغام سنا تو اتنے غصہ میں آ گئے کہ آپ کو جلانے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی بستی اُور کا تعلق اسی تہذیب سے تھا۔ خیر یہ تہذیبیں تو مٹ گئیں۔ ان عقائد کو ماننے والا اب کوئی نہیں رہا۔ مگر جن مذاہب کو ماننے والے آج موجود ہیں ان کی مذہبی کتب میں بھی تو تخلیق کائنات کی منظر کشی کی گئی ہے۔ مگر اب وہ زمانہ گزر گیا جب ہر انسان اپنے مقدس صحائف میں لکھے ہوئے کو آنکھیں بند کر کے مان لیتا تھا۔ اب سائنسدانوں کی آنکھیں ماضی بلکہ اربوں سال قبل کے ماضی کو دیکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اسے ٹٹول اور پرکھ رہی ہیں۔ یہ علم نامکمل سہی مگر اتنا ضرور ہے کہ اب متضاد بیانات میں صحیح اور غلط کا فرق کرنا نسبتاً آسان ہوتا جا رہا ہے۔ کسی کی تصدیق ہو رہی ہے اور کسی کی تردید کی جا رہی ہے۔

تحقیق کی حدود

سٹیفن ہاکنگ (Stephen Hawking) جو اس دور کے ایک نامور سائنسدان ہیں۔ کائنات اور اس کے آغاز پر ان کی تحقیقات ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ان کی تصنیف A Brief History of Time شہرہ آفاق حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ وہ اس کتاب میں ایک دلچسپ واقعہ لکھتے ہیں۔ 1981ء میں کیتھولک چرچ نے اپنے مرکز Vatican میں ایک کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں چوٹی کے ماہرین فلکیات کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ اس میدان میں چرچ کی راہنمائی کریں۔ کانفرنس ختم ہوئی تو مندوبین کو تو پوپ سے ملوانے کے لئے لے جایا گیا۔ گفتگو شروع ہوئی تو پوپ کہنے لگے کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ آغاز کے بعد کائنات کی نشوونما پر تحقیق کر لی جائے۔ لیکن یہ مناسب نہیں کہ اس موضوع پر تحقیق کی جائے کہ کائنات کی اول ابتداء کیسے ہوئی۔ کیونکہ یہ تخلیق کا لمحہ خدا کا فعل تھا۔

(A Brief History of Time by Stephen Hawking Page 122)

یہ بات سمجھنی مشکل ہے کہ ابتداء کے بعد جس طرح کائنات نشوونما پاتی رہی وہ بھی تو خدا کا فعل تھا۔ اگر اس پر تحقیق کرنا مناسب ہے تو کائنات کی ابتداء پر تحقیق کرنے کو کیوں معیوب سمجھا جائے۔ پوپ یا چرچ کے اس مؤقف کی کوئی بھی وجہ ہو لیکن قرآن مجید کا پیش کردہ نظریہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ترجمہ): آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان موجود ہیں۔

جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔ اے ہمارے رب تو نے اس کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا.........

(سورۃ آل عمران آیت 192-191)

ظاہر ہے کہ قرآن مجید تخلیق کائنات کے موضوع پر تحقیق پر نہ صرف قید نہیں لگاتا بلکہ اس کو عقلمندوں کے لئے ایک نشان قرار دیتا ہے اور ذکر الٰہی میں منہمک رہنے والوں کی ایک نشانی کے طور پر بیان کرتا ہے۔

قرآن کریم کے بیان کردہ حقائق

قرآن مجید میں صرف اس بات پر زور نہیں دیا گیا کہ انسان اس عالم کی پیدائش پر غور کرے بلکہ اس آغاز کے متعلق بعض واضح حقائق بیان کئے گئے ہیں۔ سورۃ انبیاء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ترجمہ): کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین سب بند تھے پس ہم نے ان کو کھول دیا''

یہاں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہاں پر صرف ایک آسمان کا نہیں بلکہ سب آسمانوں (سمٰوٰت) کا ذکر ہے۔ دوسرے یہاں پر کانتا رتقاً، کے الفاظ ہیں۔ اگر اس کے سارے لغوی معانی مدنظر رکھے جائیں تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ تمام آسمان اور زمین بند تھے، آپس میں جڑے ہوئے تھے اور اس طرح مکمل جڑے ہوئے تھے کہ بیچ میں کوئی شگاف کوئی خلا نہیں تھا۔ اور حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے لسان العرب میں اس کا ایک اور مطلب یہ لکھا ہے کہ زمین و آسمان مکمل اندھیرے میں تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس عالم کو پھاڑ دیا اور فاصلے پیدا ہوئے۔

(المنجد، تاج العروس، لسان العرب، Lane، مفردات امام راغب)

(نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب Revelation Rationality......... کے صفحہ 304 پر اس کے لغوی معانی کی وضاحت کی گئی ہے)

اور سورۃ ذٰریٰت کی آیت 48 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(ترجمہ): اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت

سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں''

ادھر ''انا لموسعون'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے ایک اور معنی ہم وسیع طاقت رکھتے ہیں کے بھی ہیں۔ گویا دوسرے الفاظ میں قرآن کریم یہ تصور پیش کرتا ہے کہ ابتداء میں یہ سب کائنات ایک گیند یا گٹھڑی کی طرح بند تھی۔ اور مکمل اندھیرا بھی تھا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس کو پھاڑ دیا اور فاصلے پیدا ہونے شروع ہوئے اور اس کے بعد کائنات مسلسل وسعت پا رہی ہے اور بڑی ہوتی جا رہی ہے۔

کائنات کی وسعت

سب سے پہلے یہ نظر ڈالیں کہ یہ کائنات کس قدر وسیع ہے۔ سورج ہماری زمین سے ہزاروں گنا زیادہ بڑا ہے۔ لیکن اس کی حیثیت ہماری کہکشاں میں ایک معمولی نقطے کی بھی نہیں۔ صرف ہماری کہکشاں (Galaxy) میں اس جیسے دو کھرب سے بھی زیادہ ستارے موجود ہیں۔ اور یہ ستارے اتنے وسیع فاصلوں پر پھیلے ہوئے ہیں کہ ایک ستارے کا دوسرے ستاروں سے فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ اگر روشنی کی ایک کرن ایک ستارے سے چلے تو ہر سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل کا فاصلہ طے کرتے ہوئے اپنے قریب ترین ستارے تک پانچ سال میں پہنچے گی۔ ہماری کہکشاں اتنی وسیع ہے کہ اگر روشنی کی ایک کرن اس کے ایک کنارے سے چلے تو ایک لاکھ سال کے بعد دوسرے کنارے تک پہنچے گی۔ یہ اعداد و شمار دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ ہماری کہکشاں (Galaxy) کوئی بہت بڑی چیز ہے۔ جب ہم کائنات سے موازنہ کرتے ہیں تو اس بیچاری کہکشاں کی حیثیت صحرا میں ریت کے ذرے کی سی لگتی ہے۔ کیونکہ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس کائنات میں اس جیسی دس ارب کہکشائیں موجود ہیں۔ اور ایک کہکشاں کا دوسری کہکشاں سے فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ روشنی کو، جو ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ یہ فاصلہ عبور کرنے کے لئے تیس لاکھ سال درکار ہوتے ہیں۔ اور اس وقت ہماری کائنات کی وسعت اتنی زیادہ ہے کہ روشنی بھی یہ فاصلہ بیس ارب سال میں طے کرتی ہے۔ یہ وسعتیں اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں سوچتے ہوئے انسان کا ذہن تھک جاتا ہے۔ لیکن قرآن کریم یہ نظریہ پیش کر رہا ہے کہ ابتداء میں یہ سب فاصلے اور یہ وسعتیں تھی ہی نہیں سب کچھ آپس میں جڑا ہوا تھا یہاں تک کہ کوئی شگاف اور دراڑ تک موجود نہیں تھی۔ کم از کم بیسویں صدی کے آغاز تک سائنسدان یہ نظریہ قبول کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں تھے۔

جدید تحقیقات

گزشتہ صدی کے آغاز میں آئن سٹائن نے نظریۂ اضافت (Theory of Relativity) کو دنیا کے سامنے پیش کر کے سائنسی منظر کو یکسر بدل دیا۔ لیکن خود آئن سٹائن کو بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ کائنات اور اس کے آغاز کے متعلق اس نظریے کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔

1913ء میں ایک سائنسدان سلیفر (Slipher) نے یہ دریافت کیا کہ ہماری کہکشاں سے قریب بہت سی کہکشاؤں کا فاصلہ ہماری کہکشاں سے بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ وہ تیزی سے ہم سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔ اتنی تیزی سے کہ ایک گھنٹے میں لاکھوں میل کا سفر طے کر لیتی ہیں۔ جب سلیفر نے یہ دریافت ایک سائنسی میٹنگ میں پیش کی تو وہاں پر موجود ماہرین فلکیات جوش میں آ کر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔ اسی موقع پر ایک امریکی سائنسدان ہبل (Edwin Powell Hubble) بھی موجود تھے۔

اس کے چند سال کے بعد ہالینڈ کے ایک سائنسدان ڈی سِٹر (De Sitter) نے دعویٰ کیا کہ اگر آئن سٹائن کے نظریۂ اضافت کو کائنات پر چسپاں کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کائنات تیزی سے پھیل رہی ہے۔ آئن سٹائن کو جب اس کی اطلاع ملی تو ان جیسے بلا کے ذہین شخص نے بھی اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اپنے ایک خط میں جو آج تک محفوظ ہے لکھا کہ مجھے تو یہ نظریہ بے معنی لگ رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

سلیفر (Slipher) نے جو دوربین استعمال کی تھی وہ نسبتاً چھوٹی تھی۔ جب امریکہ میں 200 انچ کی دوربین بنی اور اسے ماؤنٹ ولسن پر نصب کیا گیا تو ہبل (Hubble) نے اس تحقیق کو آگے بڑھایا۔ اس سے یہ بات سامنے آئی کہ یہ چند ایک کہکشاؤں کی بات نہیں بلکہ تمام نظر آنے والی کہکشائیں ہم سے دور اور مزید دور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اور جو کہکشاں ہم سے زیادہ دور ہے اس کا اور ہمارا فاصلہ اتنی ہی تیز رفتاری سے بڑھتا جا رہا ہے حتیٰ کہ بعض کہکشائیں ایک سیکنڈ میں ہم سے ایک لاکھ پچاس ہزار میل مزید دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ گویا یہ کائنات تیزی سے پھیل رہی ہے اور حیرت انگیز تیز رفتاری سے پھیلتی جا رہی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک جو بات ناقابل یقین سمجھی جاتی تھی۔ ہبل کی تحقیق نے اسے ایک حقیقت ثابت کر دیا۔ آئن سٹائن خود ماؤنٹ ولسن آئے اور اس عمل کا مشاہدہ کیا۔

لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی کہ کائنات پھیل رہی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس سے پہلے یہ کائنات نسبتاً مختصر تھی، اس سے پہلے اس سے بھی مختصر اور اس سے بھی قبل کچھ اور زیادہ مختصر۔ کیونکہ جو چیز ساکن ہے وہ لازماً ساکن رہے گی جب تک کوئی قوت اسے حرکت میں نہ لائے اور جو چیز ایک سمت میں حرکت کر رہی ہے وہ اس وقت تک حرکت کرتی رہے گی جب تک کوئی قوت اسے نہ روکے۔ اس صورت حال سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ماضی بعید میں اس کائنات میں موجود ارب ہا ارب ستارے یا دوسرے الفاظ میں اس کائنات میں موجود تمام مادہ (Matter) ایک گیند کی صورت میں اکٹھا موجود تھا جس میں کوئی خلا، شگاف یا رخنہ موجود نہیں تھا۔ مگر بات یہاں پر بھی نہیں رکتی بلکہ طبیعات (Physics) کے قوانین بتاتے ہیں کہ جب مادہ اتنی بڑی مقدار میں ایک جگہ پر موجود ہو تو اس کی کشش کی قوت ہی اتنی عظیم الشان ہوتی ہے کہ وہ اپنے وجود کو مزید اکٹھا کر کے مختصر اور مزید مختصر کرتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایٹم ٹوٹ جاتے ہیں اور الیکٹران (Electron)، پروٹون (Proton) اور نیوٹران (Neutron) آپس میں جڑ کر مادے کی ایک نہایت کثیف حالت بنا لیتے ہیں۔

بگ بینگ کے متعلق قرآن کریم کی تصدیق

تحقیقات کے اس تسلسل کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج سے پندرہ بیس ارب سال قبل اس کائنات میں موجود تمام مادہ (Matter) یا دوسرے الفاظ میں یہ کائنات ایک نہایت مختصر نقطے میں بند تھی۔ اور آئن سٹائن کا نظریۂ اضافت بتاتا ہے کہ صرف وہ نقطہ تھا اور اس سے ماوراء کوئی خلا بھی موجود نہیں تھا اور وقت بھی ساکن تھا، رکا ہوا تھا اور آگے نہیں بڑھ رہا تھا۔ پھر ایک عظیم الشان دھماکہ ہوا اور اس کائنات نے پھیلنا شروع کیا۔ اس دھماکے کو Big Bang کہا جاتا ہے۔ اس دھماکے کے بعد کائنات کے مادے نے منتشر ہونا شروع کیا اور اربوں سال کا سفر کر کے کائنات موجودہ حالت کو پہنچی۔ اور یہ کائنات اب تک پھیل رہی ہے۔ اس طرح سائنس نے بالآخر وہی بات ثابت کر دی۔ جس کا قرآن کریم صدیوں سے اعلان کر رہا تھا۔ یعنی یہ کائنات بند تھی، کوئی خلا رخنہ اس میں موجود نہیں تھا پھر خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اسے پھاڑ دیا اور پھر اس کے فراخ ہونے کا عمل شروع ہوا۔ جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے ''رتقا'' کا ایک مطلب اندھیرا ہونے کا بھی بیان کیا تھا۔ وہ مطلب بھی سائنسی طور پر صحیح ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب مادہ اتنی عظیم مقدار میں جمع ہو تو اس کی کشش ثقل اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ روشنی اگر وہاں سے روانہ ہو تو واپس آ جاتی ہے آگے نہیں جا سکتی اور اگر بالفرض باہر سے روشنی پھینکی جائے تو واپس پلٹ کر نہیں آ سکتی۔ اس سے زیادہ مکمل اندھیرے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

(Revelation Rationality Page 313-316)

اس کے علاوہ جدید تحقیق کے مطابق اپنے آغاز کے دس کروڑ سال بعد تک یہ کائنات اندھیرے میں ڈوبی ہوتی تھی۔ اس کے بعد چمکدار ستارے نمودار ہوئے اور روشنیوں کا دور شروع ہوا۔

(The First Stars in the Universe, Scientific American December 2001)

قرآن کریم نے اس عالم کی پیدائش کے متعلق جو حقائق بیان کئے ہیں، وہ کس طرح معجزانہ طور پر اس دور میں سچے ثابت ہوئے ہیں۔ یہ ایسی حقیقت ہے کہ کئی مغربی مصنفین بھی اس کا اقرار کرتے ہیں مثلاً ایک مغربی مصنف Maurice Bucaile لکھتے ہیں:-

''اگرچہ قرآن کے بیان سے جو تمام سوالات پیدا ہوئے تھے وہ سب کے سب تا حال سائنسی اعداد و شمار سے ثابت نہیں ہو سکے۔ تاہم قرآن کریم میں تخلیق کائنات کے متعلق جو ذکر موجود ہے اس میں اور سائنسی دریافتوں میں کوئی تصادم نہیں پایا جاتا''

(The Bible, The Quran And Science by Maurice Bucaile Page 148)

اسی مصنف نے قرآن کریم اور بائبل کا موازنہ کرتے ہوئے ایک بہت دلچسپ اور گہرا تجزیہ کیا ہے جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

آریہ نظریات

سیدنا حضرت مسیح موعود کی بابرکت زندگی کے ایام میں ہندوستان کے اندر آریہ سماج کی تحریک عروج پر تھی۔ اس تحریک کے بانی سوامی دیانند تھے اور اس کی بنیاد اس دعویٰ پر تھی کہ ہندوؤں کو ان کی مقدس کتب ویدوں کی اصل تعلیم کی طرف واپس لانا چاہئے۔ یہ فرقہ بت پرستی کو رد کرتا تھا اور مؤحد ہونے کا دعویدار تھا۔ یہ ذات پات کے قائل نہیں تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سوامی دیانند نے کئی انبیاء کے مقدس وجودوں کے متعلق بہت گندی زبان کا مظاہرہ کیا تھا اور اس کے اکثر پیروکار بھی اسی رنگ میں رنگین تھے۔

وید سے اخذ کرتے ہوئے آریوں کا عقیدہ تھا کہ کائنات کا تمام مادہ (Matter)، جانداروں کی تمام روحیں، خدا کی طرح ہمیشہ سے موجود ہیں۔ اور خدا نے ان کو پیدا نہیں کیا بلکہ صرف ان کو جوڑ جاڑ کر یہ کائنات پیدا کی ہے اس سے بڑھ کر ان کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا تعالیٰ میں یہ طاقت ہی نہیں کہ مادے کے ایک ذرے کو پیدا کر سکے۔ چنانچہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ''ستیارتھ پرکاش'' کے آٹھویں سملاس (باب) میں خدا کو قادر اور مالک تو لکھا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی اظہار کر دیا کہ ان کے نزدیک پرمیشر نیست سے ہست نہیں کر سکتا یعنی وہ عدم سے مادہ یا کسی روح کو پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ وہ لکھتے ہیں کہ تین چیزیں ہمیشہ سے موجود ہیں۔

1۔ پرمیشر

2۔ جیو (ارواح)

3۔ کائنات کی علت مادی یعنی پرکرتی۔ پرکرتی مادے کی ابتدائی حالت کا نام ہے۔ اور ان تینوں کے خواص اور عادات بھی ازلی ہیں یعنی پرمیشر ان میں نئے خواص پیدا کرنے سے بھی قاصر ہے۔

(ستیارتھ پرکاش اردو۔ آٹھواں سملاس صفحہ 274)

لالہ مرلی دھر سے مباحثہ

حضرت مسیح موعود نے 1879ء میں شائع ہونے والی اپنی ابتدائی تحریروں میں ہی اس نظریے کی شدت سے مخالفت فرمائی تھی۔ اور مختلف نامی گرامی آریہ صاحبان کو چیلنج کیا تھا کہ وہ آپ کے پیش کردہ دلائل کو توڑ کر دکھائیں۔ اس وقت سوامی دیانند زندہ موجود تھے چنانچہ ان کو بھی مخاطب کر کے چیلنج دیا گیا تھا۔ سب سے بڑی دلیل آپ نے یہ پیش فرمائی تھی کہ اگر تمام ارواح اور مادہ اپنے خواص سمیت خود بخود موجود ہے اور خدا میں یہ قوت ہی نہیں کہ وہ کوئی روح یا کوئی ذرہ پیدا کر سکے تو اس طرح تو خدا کی خدائی پر حرف آتا ہے۔ خدا کی خالقیت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور پرمیشر کا کوئی استحقاق ہی

باقی صفحہ 5 پر

مبشر احمد خالد صاحب

تحریک وقف جدید کے فیوض و برکات

اس تحریک کی مضبوطی سے دوسرے چندوں میں اضافہ ہوگا

بانی وقف جدید حضرت مصلح موعود نے تحریک وقف جدید کے فیوض و برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

''یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ میں اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا کیونکہ جس کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے' اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 3 جنوری 1962ء)

بظاہر وقف جدید ایک چھوٹی سی اور غریبانہ تحریک ہے مگر صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات اور چندہ تحریک جدید میں اضافہ کو اس تحریک کی مضبوطی کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ اگر ہم ذرا گہرائی میں جا کر اس تحریک کے فیوض و برکات کا جائزہ لیں تو درج ذیل پہلوؤں سے حضرت مصلح موعود کا مذکورہ بالا ارشاد غیر معمولی حقیقت پر مبنی نظر آتا ہے جو عملاً ثابت بھی ہو چکی ہے۔

دیہاتوں میں تعلیم و تربیت

اس تحریک کے بنیادی اغراض و مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد پاکستان کے دیہاتی ماحول میں بسنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت ہے۔ اور پاکستان کی ستر فیصد سے زائد آبادی دیہات پر مشتمل ہے اور پاکستان میں احمدیوں کی ایک بڑی تعداد دیہاتوں میں مقیم ہے۔ اس اعتبار سے پاکستان میں بسنے والی ایک کثیر آبادی کی تعلیم و تربیت اس تحریک کے ذمہ لگائی گئی جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:-

''حضرت مصلح موعود نے بشدت محسوس کیا کہ جب تک کوئی ایسی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصۃً دیہاتی تربیت سے ہو اس وقت تک دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق ہم بے فکر نہیں ہو سکتے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء)

چنانچہ اس تحریک کی برکت سے اور معلمین وقف جدید کی انتھک محنت اور کوششوں سے جس قدر احباب جماعت کی تعلیم و تربیت ہونا تھی اسی قدر تربیت کے نتیجہ میں نہ صرف صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات (چندہ وصیت' چندہ عام' چندہ جلسہ سالانہ) اور چندہ تحریک جدید میں اضافہ ہونا ضروری تھا بلکہ دیگر تمام چندہ جات میں اضافہ بھی لازمی امر تھا۔ کیونکہ اس مادی دور میں مالی قربانی غیر معمولی روحانی تعلیم و تربیت کی متقاضی ہے جو خدا کے فضل سے اس مبارک تحریک کے ذریعہ دیہاتی ماحول میں معلمین وقف جدید کے ذریعہ بھی بڑی حد تک ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت پاکستان میں 180 معلمین وقف جدید کے ذریعہ تقریباً 750 دیہاتوں میں تعلیم القرآن' درس و تدریس اور دیگر تربیتی کام بخوبی سرانجام پا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

''وقف جدید ابھی 8 سالہ بچہ ہی ہے مگر اس عرصہ میں بہت بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے۔ وقف جدید کے ماتحت جہاں جہاں بھی کام کیا گیا ہے بہت مفید نتائج نکلے ہیں۔''

(الفضل 6 جنوری 1966ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ 1965ء کے موقع پر کارکنان وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

''وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں (اشاعت دین حق) کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے جذبہ۔ وقف جدید والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ (اشاعت دین حق) کے لئے اتنی علم کی ضرورت نہیں جتنا یہ امر ضروری ہے کہ انسان میں جذبہ موجود ہو۔

(الفضل 16 جنوری 1966ء)

ایک اور موقع پر فرمایا:-

''وقف جدید کی انجمن گو سب سے چھوٹی انجمن ہے۔ لیکن ہے بہت ضروری۔ اور یہ بہت اچھا اور مفید کام کر رہی ہے لیکن اس کی افادیت کے پیش نظر اس میں وسعت پیدا کرنی ضروری ہے۔ جماعتوں کے احباب کو کام کرنے والے معلمین کی تعداد بھی بڑھانی چاہئے اور وقف جدید کے بجٹ کو بھی بڑھانا ہے۔''

(الفضل 6 جنوری 1979ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کی تربیتی لحاظ سے برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

''دیہاتی جماعتوں میں علم کی کمی کی وجہ سے تربیتی لحاظ سے کمزوری بھی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن عام طور پر اخلاص کا معیار اور اطاعت کا معیار بلند ہے اس لحاظ سے کمزوری جتنی جلد پیدا ہوتی ہے۔ اتنی جلدی دور کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ عملاً جہاں نمازی دس فیصد بھی نہیں تھے وہاں چند مہینوں کی کوشش سے تہجد گزار پیدا ہونا شروع ہو گئے۔

(ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

دعوت الی اللہ کا فریضہ

وقف جدید کے اغراض و مقاصد میں دوسرا بڑا مقصد دیہاتی ماحول میں دعوت الی اللہ کا تھا۔ چنانچہ یہ مقصد بھی خدا کے فضل سے بڑی عمدگی سے پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ خدا کے فضل سے ہزاروں افراد کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق مل چکی ہے اور مل رہی ہے۔

آغاز میں اس تحریک کا دائرہ کار صرف پاکستان تک محدود تھا مگر بعد میں اس تحریک کو ہندوستان میں بھی جاری کر دیا گیا۔ جہاں اس تحریک کو دعوت الی اللہ کے میدان میں بہت زیادہ کامیابیاں نصیب ہوئیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ 27 دسمبر 1985ء میں ہندوستان میں وقف جدید کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

''ہندوستان میں وقف جدید قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ حیدر آباد کے ارد گرد اور پنجاب میں قادیان کے مضافات میں جو بیسیوں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں وہاں زیادہ تر خدمت کی توفیق وقف جدید کو مل رہی ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء از ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

چنانچہ تحریک وقف جدید کی تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے ہر دو میدان میں انہیں کامیابیوں کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مبارک تحریک کو 27 دسمبر 1985ء کو عالمگیر حیثیت عطا فرما دی۔ اور اس طرح اس تحریک کی برکت سے نظام احمدیت کے اندر داخل ہونے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے میدان میں بیرون ملک تحریک جدید کی معاونت ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کے اندر اور غیر ممالک میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات اور تحریک جدید کے چندہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس تحریک کی برکت سے جو فرد بھی احمدیت قبول کر رہا ہے وہ نظام جماعت کا حصہ بن کر جماعت کے تمام چندہ جات میں حسب توفیق و استطاعت اپنا حصہ ڈال رہا ہے۔ لہٰذا یہ تحریک اس اعتبار سے بھی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

اس مضمون کا اختتام میں ایک ایمان افروز واقعہ پر کرنا چاہتا ہوں جس کی مختصراً تفصیل کچھ اس طرح پر ہے کہ چند سال قبل پاکستان کے ایک ضلع کی ایک دیہاتی جماعت میں ایک مربی سلسلہ بطور نمائندہ وقف جدید دورہ پر گئے اور وہاں ایک درمیانے درجے کے زمیندار کو قیام مراکز نگر پارکر کے سلسلہ میں ایک مرکز کا خرچ برداشت کرنے کی تحریک کی۔ جس پر انہوں نے لبیک کہتے ہوئے قیام مرکز کی مد میں ایک بڑی رقم پر مبنی چیک پیش کر دیا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لازمی چندہ جات کے بقایا دار ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ وہ پہلے بقایا ادا کریں ورنہ ان کی دی ہوئی رقم میں سے بڑا حصہ لازمی چندوں کی مد میں ڈال دیا جائے گا۔

جس پر انہوں نے ایک ہفتے کی مہلت مانگی مگر تیسرے روز ہی انہوں نے اپنے سہ سالہ لازمی چندہ جات کا سارا بقایا جو تقریباً 70 ہزار روپے بنتا تھا ادا کر دیا۔ اس طرح بانی وقف جدید حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد کہ:-

''یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ میں اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔'' ظاہری لحاظ سے بھی پورا ہوا۔

بقیہ صفحہ 4

نہیں رہتا کہ وہ اپنی اطاعت کا مطالبہ کرے۔ کہنے کو تو آریہ توحید کا نام لے کر اٹھے تھے لیکن اس طرح یا تو ذرے ذرے کو خدا کا شریک بنا دیا یا پھر دہریت کا دروازہ کھول دیا۔

آریوں کے اس عقیدے کے برعکس قرآن کریم اس نظریے کی واضح تردید فرماتا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق ہر چیز کا خالق خدا تعالیٰ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرماتا ہے۔

''وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا آغاز کرنے والا ہے۔ اور جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اسے محض ہو جا کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت 118)

بدترین بحری تصادم

15 دسمبر 1977ء کو جنوبی افریقہ کے ساحلوں کے قریب ٹینکر ''وینا کل'' (وزن 3 لاکھ 30 ہزار 954 ٹن) ایک اور ٹینکر ''وین بیٹ'' (وزن 3 لاکھ 30 ہزار 869 ٹن) سے ٹکرا گیا۔ اس حادثے کو بدترین بحری تصادم قرار دیا جاتا ہے۔

کھیل کھلاڑی

ایک دلچسپ اور سستا کھیل۔ فریزبی

اکثر بچے اور بڑے کھیل کے میدانوں میں یا گلی محلے میں پلاسٹک کی ایک پلیٹ کے ساتھ کھیلتے نظر آتے ہیں۔ ایک کھلاڑی اس پلاسٹک کی پلیٹ کو دوسرے کی طرف پھینکتا ہے تو وہ پلیٹ ہوا میں تیرتی ہوئی دوسرے کھلاڑی تک جا پہنچتی ہے۔ اس کھیل کو "فریزبی" کہتے ہیں۔ ذیل میں اس کھیل کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

فریزبی جدید دور کا کھیل ہے جس میں نو سے لے کر گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ کھیل کے دوران ایک ٹیم فریزبی کو مخالف کھلاڑیوں سے بچاتی ہوئی اپنے گول سے دوسرے گول تک لے جاتی ہے۔ زیادہ گول کرنے والی ٹیم جیت جاتی ہے۔ ٹاس کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کھیل کون سی ٹیم شروع کرے گی ٹاس جیتنے والی ٹیم کے فارورڈ کھلاڑی باہم پاسنگ سے کھیل کا آغاز کرتے ہیں۔ کھیل شروع ہونے سے پہلے ٹیموں کے کھلاڑی ایک دوسرے کے ہاف میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس کھیل کی نگرانی دو امپائر کرتے ہیں جو اپنے اپنے ہاف میں فیصلہ دینے کے مجاز ہیں۔

میدان کی پیمائش

فریزبی کا میدان سو گز لمبا اور ساٹھ گز چوڑا مستطیل شکل کا ہوتا ہے۔ میدان کی سطح ہموار اور گھاس والی ہونی چاہئے۔

کھیل کا علاقہ اور اس کی نشاندہی

گول لائنوں اور سائیڈ لائنوں کی حدود کے اندر کا علاقہ کھیل کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اگر کسی کھلاڑی سے فریزبی مکمل طور پر سائیڈ لائن سے باہر چلی جائے تو مخالف ٹیم کو ایک پاس ان ملتا ہے۔

سنٹر لائن

یہ لائن میدان کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتی ہے اور اسی لائن سے پہلی مرتبہ کھیل کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اس وقت تمام کھلاڑی اپنے متعلقہ نصف میدان میں اپنی اپنی پوزیشنوں پر رہتے ہیں۔

گول لائن

دراصل میدان کی حد کا کام بھی دیتی ہے اگر گول ہونے کے علاوہ گیند گول لائن پر سے باہر نکل جائے تو درج ذیل طریقوں سے کھیل دوبارہ شروع ہوتا ہے۔

1۔ اگر محافظ ٹیم کا کوئی کھلاڑی غیر ارادی طور پر گول سے پچیس گز سے کم فاصلے سے فریزبی گول لائن سے باہر نکال دے تو حملہ آور کو ایک کارنر ملے گا۔

2۔ اگر محافظ ٹیم کا کوئی کھلاڑی ارادتاً کہیں سے (اپنے حصے پر) فریزبی کو گول لائن سے باہر نکال دے تو مخالف ٹیم کو ایک پنلٹی کارنر ملے گا۔

پچیس گز کی لائن

گول سے پچیس گز کے فاصلے پر اس کے متوازی نقطوں سے بنائی جاتی ہے پنلٹی تھرو کے وقت متعلقہ کھلاڑی کے سوا باقی سب کھلاڑی پچیس گز لائن سے باہر رہتے ہیں۔ پنلٹی تھرو کا نشان سفیدی کے ساتھ گول کے منہ کے درمیان سے سات گز کے فاصلے پر لگایا جاتا ہے۔

پاسنگ سرکل

وہ علاقہ کہلاتا ہے جس کی حد بندی گول لائن اور ایک دوسری تین [illegible] کی مندرجہ ذیل طریقے سے کھینچی ہوئی لائن سے کی جاتی ہے۔ گول کے دونوں ستونوں کو مرکز مان کر باری باری دو طرف سولہ سولہ گز کے فاصلے پر گول لائن سے لے کر چار گز والی لائن کے دونوں سروں تک قوس لگا دی جاتی ہے۔ جس سے انگریزی حرف ڈی کی شکل بن جاتی ہے۔ اس کو پاسنگ سرکل کہتے ہیں۔ گول کے ستون کے سامنے کی طرف اندر والے کونے کو مرکز مانا جاتا ہے۔ پاسنگ سرکل ان مقاصد کی نشاندہی کرتا ہے۔

1۔ اس علاقے کی نشاندہی جس کے اندر سے حملہ آور گول کر سکتا ہے۔ ویسے سنٹر لائن تک سے گول کیا جا سکتا ہے۔

2۔ وہ علاقہ جس سے کہ حملہ آور اور محافظ کارنر کے وقت باہر رہتے ہیں۔ حملہ آور سرکل لائن سے باہر اور محافظ گول لائن پر سے پاس دینے والا حملہ آور بہر حال دائرے کے اندر رہے گا۔

3۔ وہ علاقہ جس کے اندر سے گول کیپر گول ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں پاس دے کر کھیل دوبارہ شروع کرتا ہے۔

جھنڈیاں

چار فٹ سے کم اور پانچ فٹ سے زیادہ اونچی نہ ہوں سنٹر اور پچیس گز لائنوں کے سروں سے کم سے کم ایک گز باہر سب کونوں پر گاڑی جائیں گی۔

گول پوسٹ

گول کے دونوں ستون سات فٹ لمبے چار گز کے فاصلے پر کھڑے کئے جاتے ہیں اور ان کے درمیان جال کس دیا جاتا ہے اس کے علاوہ ہاکی کا گول بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کھیل کے قواعد و ضوابط

کھیل کے دوران کسی بھی وقت دو متبادل کھلاڑیوں کے میدان میں آنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کسی ایسے کھلاڑی کی جگہ متبادل کھلاڑی نہیں آ سکتا جسے کھلی خلاف ورزی کے نتیجے میں عارضی یا مستقل طور پر کھیل سے خارج کر دیا گیا ہو۔ کھیل میں کھلاڑیوں کی ترتیب کو سسٹم کہتے ہیں۔ فریزبی ٹیموں میں عام طور پر جس ترتیب پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق پانچ فارورڈز (آؤٹ سائیڈ لیفٹ، ان سائیڈ لیفٹ، آؤٹ سائیڈ رائیٹ ان سائیڈ رائیٹ اور سنٹر فارورڈ) ان کے بعد تین ہاف بیکس (رائٹ ہاف، لیفٹ ہاف، سنٹر ہاف) دو بیکس (لیفٹ بیک، رائٹ بیک) اور گول کیپر کھیلتے ہیں۔

کھیل کا مجموعی وقت

کھیل کو وقت کے لحاظ سے پینتیس پینتیس منٹ کے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاہم مخصوص حالات میں ردو بدل کی گنجائش موجود ہے۔

کھیل کا آغاز

کھیل کا آغاز سنٹر لائن کے بالکل درمیان میں جو ٹیم ٹاس جیت جائے اس کے فارورڈز کھلاڑی باہم پاسنگ سے کرتے ہیں۔ کسی حادثے کی صورت میں کھیل کا آغاز متعلقہ امپائر کی تجویز کردہ کسی جگہ سے ہو گا۔ ہاف ٹائم کے بعد کھیل سنٹر لائن سے وہ ٹیم پاسنگ سے شروع کرے گی جو ٹاس ہاری تھی۔ گول ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں متعلقہ گول کیپر کھیل اپنے گول سے اپنی ٹیم کو پاس دے کر شروع کرے گا۔ اگر ایک ٹیم کے کھلاڑی سے فریزبی سائیڈ لائن سے باہر چلی جائے تو دوسری ٹیم کا کوئی کھلاڑی اس سے ملحق سائیڈ لائن سے فریزبی پاس ان (یعنی فریزبی اپنی ٹیم کو پاس) کرے گا۔ پاس ان کے وقت پانچ گز کا فاصلہ پاس ان کرنے والے اور کھلاڑیوں کے درمیان ہونا چاہئے۔

خلاف ورزیوں پر سزا

کارنر۔ اگر کوئی محافظ کھلاڑی غیر ارادی طور پر گول لائن سے پچیس گز سے کم فاصلے سے فریزبی گول لائن سے باہر پھینک دے تو حملہ آور کو کارنر دیا جاتا ہے۔

1۔ کارنر کا پاس حملہ آور ٹیم کی طرف سے عام طور پر ونگ فارورڈ سائیڈ لائن یا گول لائن سے کارنر کی جھنڈی سے پانچ گز کے اندر اندر کسی مقام سے لے گا۔

2۔ کارنر پاس کے وقت حملہ آور ٹیم کے دوسرے کھلاڑی پاسنگ سرکل سے باہر میدان میں رہیں گے۔

3۔ جب تک پاس کی تکمیل نہ ہو جائے محافظ ٹیم کے حریف چھ کھلاڑی دفاع کے لئے اپنی گول لائن کے پیچھے موجود رہیں گے اور باقی سنٹر لائن کے پیچھے۔

4۔ کوئی کھلاڑی پاس دینے والے کھلاڑی کے نزدیک پانچ گز سے کم فاصلے پر کھڑا ہونے کا مجاز نہیں۔

5۔ پاس دینے سے پہلے اگر کوئی محافظ کھلاڑی گول لائن یا سنٹر لائن کراس کرے تو امپائر دوبارہ پاس دلانے کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر کسی بے ضابطگی کا مسلسل ارتکاب ہوتا رہے تو وہ محافظ ٹیم کے خلاف پنلٹی کارنر بھی دے سکتا ہے۔

6۔ اگر پاس دینے سے پیشتر ہی کوئی حملہ آور سرکل میں داخل ہو جائے تو امپائر دوبارہ پاس دینے کا حکم دے سکتا ہے۔

7۔ کوئی حملہ آور اس وقت تک براہ راست گول نہیں کر سکتا جب تک دوسرے ساتھی کو پاس نہ دے لے۔

گول

گول صرف اس صورت ہی میں ہو گا اگر فریزبی زمین کو چھوئے بغیر براہ راست گول میں داخل ہو۔ اگر فریزبی زمین پر لگ کر گول میں داخل ہو تو گول نہیں ہو گا۔ گول سنٹر لائن تک سے کیا جا سکتا ہے۔

پنلٹی کارنر

اگر محافظ ٹیم کا کھلاڑی سرکل کے اندر خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو اس کے خلاف سزا کے طور پر پنلٹی کارنر یا پنلٹی سٹروک دیا جاتا ہے اس کے علاوہ پچیس گز لائن کے اندر کسی ارادی بے ضابطگی کی صورت میں بھی اس ٹیم کے خلاف پنلٹی کارنر دیا جاتا ہے۔

پنلٹی تھرو

اگر سرکل کے اندر کسی محافظ سے خطرناک خلاف ورزی سرزد ہو تو حملہ آور کو پنلٹی تھرو مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قواعد کی مسلسل خلاف ورزی کی صورت میں سزا کے طور پر محافظ ٹیم کے خلاف دیا جاتا ہے۔ یہ کھیل کے دوران اہم ترین سزا ہے۔ جس کو یقینی گول تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے دوران دفاعی ٹیم کا واحد کھلاڑی یعنی صرف گول کیپر ہی گول میں کھڑا ہوتا ہے۔ حملہ آور ٹیم کا کوئی ایک کھلاڑی گول کے سامنے سات گز کے فاصلے سے فریزبی کو گول کی طرف پاس کرتا ہے۔ پنلٹی سٹروک کا عمل مکمل ہونے تک دونوں ٹیموں کے کھلاڑی تمام ہی پچیس گز لائن کے باہر رہیں گے۔

آف سائیڈ

پنلٹی کارنر پنلٹی سٹروک کھیل کے آغاز کے وقت۔ پاس ان اور فری پاس کے وقت کوئی کھلاڑی اپنی حدود سے تجاوز کرے تو آف سائیڈ ہو گا۔ اگر گول کرتے وقت فریزبی محافظ ٹیم کے کسی کھلاڑی کو پاسنگ سرکل میں لگ کر زمین پر گر جائے تو حملہ آور ٹیم کو [illegible] آف ڈی دیا جاتا ہے۔ جس میں دفاعی اور حملہ آور کھلاڑیوں کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ لیکن اب آؤٹ آف ڈی کی جگہ پنلٹی کارنر زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور آؤٹ آف ڈی کو تقریباً منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی ایک کھلاڑی کا پاس دوسرے کھلاڑی کے جسم سے ٹکرا کر گر جائے یا ہاتھ سے چھوٹ جائے یا تین سیکنڈ سے زیادہ دیر تک فریزبی روکے رکھے یا تین قدم سے زیادہ رننگ کرے تو یہ فاؤل شمار ہو گا اور جہاں پاس گرا پاس میں تین سیکنڈ سے زیادہ تاخیر کی، تین قدموں سے زیادہ رننگ کی وہاں سے مخالف ٹیم کا ایک کھلاڑی فری پاس لے گا۔

فریزبی کے تعارف کروانے کے بعد اس امر کی طرف توجہ دلانا بھی مقصود ہے کہ ہر چیز اپنی جگہ ہی اچھی اور مناسب معلوم ہوتی ہے۔ کھیل جو انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے۔ وہ بھی کھیل کے میدان میں ہی اچھا اور مناسب معلوم دیتا ہے۔ فریزبی کا کھیل جنہیں پسند ہے وہ ضرور یہ کھیلیں لیکن کھیل کے میدان میں نہ کہ گلیوں اور بازاروں میں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم محمد خالد شمس صاحب ابن مکرم ناصر احمد شمس صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کی شادی کی تقریب سعید مکرمہ صبیحہ فرزانہ عابد صاحبہ بنت مکرم عبدالغفار عابد صاحب ریجنل امیر جماعت احمدیہ گلاسگو سکاٹ لینڈ کے ہمراہ مورخہ 30 دسمبر 2002ء کو لندن میں منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے 30 ہزار آسٹریلین ڈالرز پر نکاح کا اعلان فرمایا اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے رخصتی کے موقعہ پر دعا کروائی۔ مورخہ 5 جنوری 2003ء کو دفتر انصاراللہ ربوہ پاکستان کے لان میں وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں بیرون پاکستان، بیرون ربوہ اور احباب ربوہ کی کثیر تعداد نے شمولیت کی۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اپنے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں سے نوازے نیز مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2 جنوری 2003ء بروز جمعرات کو مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ خانیوال اور عطیۃ الحئی صاحبہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "طلحہ بدر" تجویز ہوا ہے۔ اور خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری فضل کریم صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم حمید اللہ صاحب چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

نکاح وشادی

مکرم محمد ظفر اللہ ناصر صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دودہ ضلع سرگودھا لکھتے ہیں مکرمہ نادیہ ظفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب وڑائچ چک نمبر 9 شمالی (پنیار) کا نکاح ہمراہ مکرم ارشد محمود صاحب مقیم بلجیم حال دودہ ابن مکرم حکیم ریاض احمد صاحب بحق مہر ایک لاکھ روپے مورخہ 13 دسمبر 2002ء کو حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سرگودھا نے پڑھا۔ مورخہ 26 دسمبر 2002ء کو تقریب رخصتانہ ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نکاح

مکرم سہیل مبارک احمد شرما صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم مبارک احمد شرما صاحب کا نکاح مورخہ 25 دسمبر 2002ء کو مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بیت المبارک ربوہ میں مکرمہ نمود سحر صاحبہ بنت مکرم مجید احمد صاحب سے 25 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم سہیل مبارک احمد شرما صاحب مکرم عبدالرشید شرما صاحب آف شکارپور کے پوتے اور مکرم عبدالحئی صابر صاحب حال جرمنی کے نواسے ہیں۔ جبکہ مکرمہ نمود سحر صاحبہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالمنان انور صاحب آف کنری کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح فریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم حافظ محمد یوسف صاحب (مرحوم) دارالنصر غربی منعم مورخہ 3 جنوری 2003ء بروز جمعۃ المبارک ٹورانٹو کینیڈا میں کار ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں بعمر 26 سال وفات پا گئے۔ مورخہ 6 جنوری بیت السلام میں محترم نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے بعد از نماز عشاء مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ مورخہ 12 جنوری 2003ء کو مرحوم کا جسد خاکی ان کے بھائی ظفر احمد طاہر صاحب آف امریکہ ربوہ لے کر پہنچے۔ چنانچہ اسی روز بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم کا چھ ماہ قبل نکاح ہوا تھا۔ اور آپ مکرم عبدالمجید صاحب پہرہ دار بہشتی مقبرہ کے داماد تھے۔ آپ نے سوگواران میں والدہ صاحبہ چار بھائی، تین بہنیں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ملک نورالٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور کی بیٹی بشریٰ صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خالد مسعود صاحب حلقہ وحدت کالونی لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 17 جنوری 2003ء

وقت	پروگرام
12-05 a.m	لقاء مع العرب
1-05 a.m	عربی سروس
2-05 a.m	واقفین نو بچوں کا پروگرام
2-30 a.m	مجلس سوال و جواب
3-35 a.m	ترجمۃ القرآن
4-35 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
6-30 a.m	مجلس عرفان
7-10 a.m	جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں
8-25 a.m	میری لینڈ کی سیر اور تعارف
9-25 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-00 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
11-10 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	سرائیکی سروس گفتگو
1-25 p.m	سرائیکی درس حدیث
1-45 p.m	مجلس عرفان
2-25 p.m	درس حدیث
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ براہ راست
7-00 p.m	مجلس عرفان
7-30 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	خطبہ جمعہ
8-20 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

ہفتہ 18 جنوری 2003ء

وقت	پروگرام
12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
1-30 a.m	مجلس عرفان
2-10 a.m	خطبہ جمعہ
2-55 a.m	صنعتی نمائش
3-25 a.m	درس حدیث
3-50 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ درس حدیث۔ عالمی خبریں
5-50 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	کہکشاں، سیرت حضرت مصلح موعود
8-00 a.m	اردو کلاس
9-10 a.m	کوئز
10-05 a.m	جرمن ملاقات
11-10 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	فرانسیسی سروس
1-45 p.m	درس القرآن
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	کہکشاں
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
9-55 p.m	جرمن سروس
10-55 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 19 جنوری 2003ء

وقت	پروگرام
12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
1-30 a.m	مجلس سوال و جواب
2-30 a.m	چلڈرنز کلاس
3-30 a.m	جرمن ملاقات
4-30 a.m	کہکشاں
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ، عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-35 a.m	گفتگو
8-35 a.m	خطبہ جمعہ 17-1-2003
9-30 a.m	کوئز پروگرام
10-10 a.m	لجنہ ملاقات
11-10 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ عالمی خبریں
11-45 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	سپینش سروس "خطبہ جمعہ"
1-50 p.m	"مشاعرہ" جماعت احمدیہ اسلام آباد
2-45 p.m	کوئز
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	"فصل الخطاب" کتاب کا تعارف
5-10 p.m	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	لجنہ ملاقات
9-05 p.m	خطبہ جمعہ 17-1-2003
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	فرانسیسی سروس

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
بدھ	15 جنوری	زوال آفتاب	12-18
بدھ	15 جنوری	غروب آفتاب	5-29
جمعرات	16 جنوری	طلوع فجر	5-41
جمعرات	16 جنوری	طلوع آفتاب	7-06

امریکہ میں پاکستانیوں کی رجسٹریشن شروع

امریکہ میں مقیم پاکستانیوں کی رجسٹریشن کا عمل شروع ہو گیا- امریکہ کے نئے امیگریشن قوانین کے تحت 21 ممالک کے باشندوں کو نامزد امیگریشن آفس میں اپنا اندراج کروانا ہوگا- پاکستانیوں کی رجسٹریشن کا عمل 21 فروری تک جاری رہے گا-

جنرل مشرف کے تین سالہ دور حکومت کی

کارکردگی حکومت پاکستان نے صدر جنرل مشرف کے تین سالہ دور حکومت کی کارکردگی کے حوالے سے جامع وائٹ پیپر جاری کیا ہے- جس کے آغاز میں 12- اکتوبر 1999ء کے واقعہ اور اس سے قبل ملکی حالات کا بھی احاطہ کیا گیا ہے- اس میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ حکومت کے خاتمے پر عوام نے سکھ اور چین کا سانس لیا- فوج کو سیاسی کھیل میں ریفری بننے پر مجبور کیا گیا- مشرف حکومت کے اقدامات سے پاکستان دنیا کے اہم ترین ممالک میں شامل ہوگیا' پوری دنیا سے دوستی مستحکم ہوئی' پوری دنیا میں عزت ووقار میں اضافہ ہوا' امریکہ نے عالمی امداد کی- بھارت کے فوجی اجتماع اور عزائم کو کامیاب خارجہ پالیسی نے ناکام بنادیا- اقتصادی ترقی کا نیا سفر شروع ہوا- زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ گئے-

عراق کے پاس ایٹم بم نہیں ہے

ایٹمی توانائی کے عالمی ادارے کے سربراہ نے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ عراق کے پاس کوئی ایٹم بم نہیں لیکن اسے اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کے مطالبہ پر عمل کرنا چاہئے انہوں نے بغداد کا دورہ کرنے سے قبل امریکی جریدہ ٹائم کو بتایا کہ امریکہ کو چاہئے کہ وہ اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کو یہ جاننے کا موقع دے کہ آیا عراق کے پاس ایٹم بم ہے یا نہیں-

زراعت کی ترقی اور بیروزگاری کا خاتمہ

میری ترجیحات ہیں وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ جنوبی پنجاب کی پسماندگی' غربت اور مسائل ہمیں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہم پر توجہ دی جائے - اور ہمارا یہ عزم ہے کہ جنوبی پنجاب اور لیہ جیسے دور دراز علاقوں کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کر کے دم لیں گے اور اس حکومت کی اولین ترجیح عوام کی بہتری' زراعت وآبپاشی کی ترقی اور بیروزگاری کا خاتمہ ہے- وہ جناح پارک لیہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے-

اُمریکہ کی شمالی کوریا سے سودے بازی

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے جنوبی کوریا کے لیڈروں سے مذاکرات کے بعد کہا ہے کہ امریکہ ایٹمی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے شمالی کوریا کے ساتھ بات چیت کیلئے تیار ہے انہوں نے کہا اگر شمالی کوریا ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری بند کر دے تو امریکہ امداد کے طور پر اسے ایندھن کی فراہمی کیلئے تیار ہے-

سینٹ الیکشن کے کاغذات جمع کرانے کی

تاریخ میں توسیع چیف الیکشن کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ سینٹ کے انتخابات کے لئے پولنگ کی تاریخوں میں تبدیلی نہیں کی جائے گی- اس سلسلہ میں پولنگ پروگرام کے مطابق 24 اور 27 فروری کو ہوگی- تاہم اس حقیقت کے پیش نظر کہ تمام سیاسی پارٹیوں کے ارکان 15 جنوری کو ضمنی انتخابات کیلئے پولنگ میں مصروف ہونگے - سینٹ کے انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی جمع کرانے کے شیڈیول پر نظرثانی کی گئی ہے- نظرثانی شدہ شیڈیول کے مطابق سینٹ کیلئے کاغذات نامزدگی 22 جنوری تک جمع کرائے جاسکیں گے-

برفانی ہواؤں نے سردی بڑھادی

ربوہ سمیت ملک کے بیشتر علاقوں میں برفانی ہوائیں چلنے سے سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے اسلام آباد کے بعد راولپنڈی میں بھی کم سے کم درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے گر گیا - محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ چوبیس گھنٹوں میں سردی کی شدت میں کمی کا کوئی امکان نہیں- دوپہر کے وقت کچھ دیر دھوپ بھی نکلی لیکن دھوپ سے بھی سردی کی شدت میں کوئی کمی نہ آئی- سب سے زیادہ سردی کالام میں پڑی جہاں کا درجہ حرارت منفی 11 سینٹی گریڈ تھا- اس کے علاوہ تمام پہاڑی علاقوں میں درجہ حرارت منفی 4 سے منفی 10 سینٹی گریڈ تک رہا- لاہور میں کم سے کم 3 اور زیادہ سے زیادہ 12 سینٹی گریڈ رہا-

آج 10 قومی اور 19 صوبائی نشستوں پر

پولنگ ہوگی ضمنی الیکشن کے لئے قومی اسمبلی کی 10 اور صوبائی اسمبلی کی 19 نشستوں پر آج پولنگ ہو گی- پنجاب میں 5 قومی اسمبلی اور گیارہ صوبائی اسمبلی' سندھ میں تین قومی چار صوبائی سرحد میں دو قومی اور دو صوبائی اور بلوچستان میں صوبائی اسمبلی کی ایک سیٹ ہے چیف الیکشن کمشنر نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ ضمنی انتخابات کے حلقوں میں آج مقامی تعطیل کا اعلان کیا جائے-

پولیس کے اختیارات سے عوام خوفزدہ ہیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ چاروں صوبوں میں انسداد دہشت گردی فورس کی کوششوں سے بہت سے ایسے مجرم گرفتار یا ہلاک ہو چکے ہیں جن کے سروں کی لاکھوں روپے قیمت مقرر تھی- پولیس کو ملنے والے نئے اختیارات سے عوام خوفزدہ ہیں لیکن پولیس اب ان اختیارات کو عوام کی بہتری کیلئے استعمال میں لائے

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29